بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مفتی سوال کے مطابق جواب دینے کا پابند ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ کی ذمہ داری سوال پوچھنے والے پر ہوتی ہے، غلط بیانی کر کے اپنے مطلب کا فتویٰ حاصل کرنے سے حرام، حلال نہیں ہوتا اور نہ حلال، حرام ہوتا ہے بلکہ حرام بدستور حرام اور حلال بدستور حلال رہتا ہے، اگر کوئی غلط بیانی کے ذریعہ فتویٰ حاصل کریگا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ مسئولہ صورت میں پہلی بار آپکے طلاق کا نوٹس لکھنے اور اس پر دستخط کرنے سے طلاق واقع ہوگئی ہے، اگر نوٹس میں ایک صریح طلاق لکھی تھی تو ایک طلاقِ رجعی واقع ہوئی ہے اور عدت میں رجوع کرنے سے نکاح بحال ہوگیا ہے، دوسری اور تیسری بار اگر آپ نے طلاق نامہ بنانے والے کو طلاق لکھنے کا وکیل نہیں بنایا تھا بلکہ صرف طلاق کے کاغذات بنانے کا کہا تھا مگر پھر اس پر دستخط نہیں کئے جیسا کہ آپ نے سوال میں لکھا ہے تو ایسی صورت میں آپ کی طرف سے وکالت اور دستخط کے بغیر دوسرے اور تیسرے طلاق نامہ کی تحریر آپ کی طرف منسوب نہیں ہوگی، لہٰذا ان دو طلاق ناموں کی رو سے آپ کی بیوی مسماۃ "صفیہ بی بی" پر مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی بشرطیکہ آپ نے تحریری یا زبانی طور پر کوئی اور طلاق نہ دی ہو اور طلاق نامہ بنانے والے کو طلاق لکھنے کا وکیل نہ بنایا ہو۔ واضح رہے کہ چونکہ ایک طلاق واقع ہوچکی ہے، اس لئے آئندہ کیلئے آپکو صرف دو طلاقوں کا حق ہوگا بشرطیکہ مزید کوئی اور طلاق نہ دی ہو، اس لئے آئندہ طلاق کے معاملہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

فی الشامیہ (۳/۲۴۶): ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقہا وقرأہ علی الزوج فأخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ إلیہا فأتاہا وقع إن أقر الزوج أنہ کتابہ أو قال للرجل ابعث بہ إلیہا أو قال لہ اکتب نسخۃ وابعث بہا إلیہا ـــــ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر أنہ کتابہ ـــــــــــــ واللہ سبحانہ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

محمد طاہر غفرلہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۸/رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

۲۳/مئی ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

٨/٩/١٤٣٩ھ

24-05-2018

دار الافتاء

مفتی